

## سوال

کیا یہ صحیح ہے کہ اگر جماع سے قبل بسم اللہ نہ پڑھی جائے تو اس میں شیطان شریک ہوجاتا ہے ؟

## پسندیدہ جواب

الحمد لله.

بسم اللہ نہ پڑھنے سے شیطان کی مشارکت کے متعلق اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے :

اور ان کے اموال اور اولاد میں شریک ہوجا

قرطبی رحمہ اللہ کا قول ہے : یعنی اس میں اپنے لیے شراکت بنا لے --

اور اولاد سے مراد یہ کہا گیا ہے کہ :

مجاہد ، ضحاک ، رحمہما اللہ اور ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا قول ہے کہ اس سے مراد اولاد زنا ہے ،

اور ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما یہ بھی مروی ہے : اس سے مراد وہ اولاد ہے جو انہوں نے قتل کردی اور ان میں جرائم کے مرتکب ہوئے -

اور ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما یہ بھی مروی ہے : اس سے یہ مراد ہے کہ اولاد کے نام عبدالعزی ، عبدالشمس ، عبدالحارث ، عبدالات وغیرہ ہے -

اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ اس سے مراد اولاد کوکفر میں رنگنا حتیٰ کہ انہیں یہودی ، عیسائی بنا ڈالا جیسا کہ عیسائی اولاد کو اپنے خاص پانی میں ڈبوتے ہیں ، یہ قول قتادہ رحمہ اللہ تعالیٰ سے منقول ہے -

اور مجاہد رحمہ اللہ تعالیٰ سے پانچواں قول یہ ہے کہ :

جب آدمی بسم اللہ پڑھے بغیر جماع کرتا ہے تو جن اس کی بیوی سے لپٹ کر وہ بھی اس کے ساتھ مل کر جماع کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ کا قول بھی یہی ہے :

ان کو ان سے قبل نہ تو انسانوں اور نہ ہی جنوں نے ہاتھ لگایا ہے تفسیر قرطبی ( 10 / 289 ) -

ابن کثیر رحمہ اللہ تعالیٰ کا قول ہے :

اللہ تعالیٰ کا فرمان اور ان کے اموال اور اولاد میں شریک ہو جا

اللہ تعالیٰ کا قول اور اولاد میں عوفی رحمہ اللہ نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ مجاہد اور ضحاک رحمہ اللہ سے بیان کیا ہے کہ یعنی اولاد زنا -

علی ابن ابی طلحہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے بیان کرتے ہیں کہ اس سے وہ اولاد مراد ہے جنہیں وہ بے علمی اور بیوقوفی کی بنا پر قتل کر دیتے تھے -

اور قتادہ رحمہ اللہ نے حسن بصری رحمہ اللہ سے بیان کیا ہے کہ ، اللہ کی قسم وہ یقینی طور پر اموال اور اولاد میں شریک ہے انہیں یہودی ، عیسائی ، اور مجوسی بنادیا اور اسلام کی علاوہ دوسرے رنگوں میں رنگا ، اور ان کے اموال میں سے شیطان کا حصہ رکھا ، اور قتادہ رحمہ اللہ نے بھی ایسے ہی کہا ہے -

اور صالح رحمہ اللہ نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے بیان کیا ہے کہ اس سے مراد یہ ہے کہ اپنی اولاد کے نام عبدالحارث ، عبدالشمس ، اور فلاں کا بندہ وغیرہ رکھنا -

ابن جریر طبری رحمہ اللہ تعالیٰ کا قول ہے :

ان اقوال میں سے اقرب الی الصواب یہ ہے کہ ہر وہ مولود جس کے نام میں اللہ تعالیٰ کی معصیت ہو اور اللہ تعالیٰ کو ناپسند ہو ، یا پھر اسے اللہ تعالیٰ کے پسندیدہ دین کو چھوڑ کر کسی اور دین میں داخل کر دے ، یا اس کی ماں سے زنا کر کے ، یا اسے قتل اور زندہ درگور کر کے ، یا ان کے علاوہ دوسرے کاموں کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی جائے -

تو جس سے وہ بچہ پیدا ہوا یا جس کا وہ ہے اس کی وجہ سے وہ ابلیس کی شرکت میں داخل ہو گیا ، اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے اس قول اور ان کے اموال اور اولاد میں شریک ہو جا میں شرکت کے کسی معنی کو خاص نہیں کیا تو وہ کسی بھی لحاظ سے ہو سکتی ہے ، تو جس میں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی ہو یا اس کے ساتھ نافرمانی کی جائے ، یا اس کام میں شیطان کی بات مانی جائے ، یا اس کام سے شیطان کی اطاعت ہوتی ہو تو اس میں شیطان کی شرکت ہے -

متجہ کا بھی یہی قول ہے اور سلف رحمہ اللہ نے شرکت کی کچھ تفسیر بھی بیان کی ہے ، اور صحیح مسلم میں ہے کہ

:

عیاض بن حماررضی اللہ تعالیٰ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے " بیشک میں نے اپنے بندوں کو حنفاء توحید والا بنایا تو ان کے پاس شیطان آیا اور انہیں ان کے دین سے علیحدہ کر دیا اور میں نے جو اشیاء ان پر حلال کی تھیں اس نے ان کے لیے حرام کر دیا - صحیح مسلم ( 2865 )

اور صحیحین میں ہے کہ : رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

ان میں سے اگر کوئی اپنی بیوی کے پاس جانے سے پہلے یہ دعا پڑھے اور اللہ تعالیٰ انہیں اولاد دے تو شیطان کبھی بھی اسے نقصان نہیں دے سکے گا (بسم اللہ جنبنا الشیطان و جنب الشیطان مارزقتنا ) اللہ تعالیٰ کے نام سے اے اللہ ہمیں شیطان سے بچا اور ہمیں جو ( اولاد ) عطا کرے اسے بھی شیطان سے بچا کر رکھ - صحیح بخاری حدیث نمبر ( 3271 ) صحیح مسلم ( 1434 ) -

دیکھیں تفسیر ابن کثیر ( 3 / 50 - 51 ) -

اور امام طبری رحمہ اللہ تعالیٰ کا کہنا ہے :

ان اقوال میں سے اقرب الی الصواب یہ ہے کہ ہر وہ مولود جس کے نام میں اللہ تعالیٰ کی معصیت ہو اور اللہ تعالیٰ کو ناپسند ہو ، یا پھر اسے اللہ تعالیٰ کے پسندیدہ دین کو چھوڑ کر کسی اور دین میں داخل کر دے ، یا اس کی ماں سے زنا کر کے ، یا اسے قتل اور زندہ درگور کر کے ، یا ان کے علاوہ دوسرے کاموں کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی جائے -

تو جس سے وہ بچہ پیدا ہوا یا جس کا وہ ہے اس کی وجہ سے وہ ابلیس کی مشارکت میں داخل ہو گیا ، اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے اس قول اور ان کے اموال اور اولاد میں شریک ہو جا میں شرکت کے کسی معنی کو خاص نہیں کیا تو وہ کسی بھی لحاظ سے ہو سکتی ہے ، تو جس میں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی ہو یا اس کے ساتھ نافرمانی کی جائے ، یا اس کام میں شیطان کی بات مانی جائے ، یا اس کام سے شیطان کی اطاعت ہوتی ہو تو اس میں شیطان کی مشارکت ہے - تفسیر طبری ( 15 / 120 - 121 ) -

شیخ عبدالرحمن السعدی رحمہ اللہ تعالیٰ بیان کرتے ہیں :

اور ان کے اموال اور اولاد میں شریک ہو جا اس فرمان میں ہر قسم کی وہ معصیت جو اموال اور اولاد کے متعلق ہے شامل ہوتی ہے ، چاہے وہ زکاۃ کی ادائیگی نہ کر کے کی جائے ، اور یا پھر کفارات اور واجب حقوق کی ادائیگی نہ کی جائے ، اور یا اولاد کو ادب اور خیر و بھلائی کی تعلیم نہ دے کر ہو اور یا انہیں شرسے بچنا نہ سکھایا جائے ، اور لوگوں کا مال ناحق چھینا جانا یا اموال کو ناحق جگہ پر خرچ کرنا ، اور یا پھر ردی قسم کے کام کرنا -

بلکہ اکثر مفسرین نے اولاد و اموال میں شیطان کی مشارکت کا ذکر کرتے ہوئے کہا ہے کہ کھانے پینے اور جماع کے

وقت بسم اللہ نہ پڑھنا بھی مشارکت میں داخل ہے ، اس لیے کہ جب بسم اللہ نہ پڑھی جائے تو اس میں شیطان شرکت کرتا ہے جیسا کہ یہ حدیث میں بھی بیان کیا گیا ہے - تیسیر الکریم الرحمن ( 414 ) -

میرا کہنا ہے کہ : جماع میں بسم اللہ نہ پڑھنے والے کے جماع میں شیطان کی مشارکت کے متعلق حدیث کا ذکر ہو چکا ہے جو کہ ابن کثیر رحمہ اللہ کے حوالہ سے بیان کی جا چکی ہے ، اور اسی طرح مجاہد رحمہ اللہ تعالیٰ کی کلام بھی بیان کی جا چکی ہے -

خلاصہ :

اس آیت کی تفسیر میں صحیح قول یہ ہے کہ اسے ان وجوہات پر محمول کیا جائے جو اوپر بیان کی جا چکی ہیں ، جب کہ ان کے معانی میں کسی قسم کی کوئی منافات نہیں ، اور سلف نے ان میں سے ہر ایک معنی کو انفرادی طور پر ذکر کیا ہے ، اور ان معانی کے درمیان کوئی تضاد بھی نہیں ہے -

تو اس جیسی حالت میں قاعدہ یہ ہے کہ آیت کو اس کے سب معانی پر محمول کیا جائے -

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ تعالیٰ کا قول ہے :

سلف کا تفسیر میں اختلاف بہت ہی کم ہے ، اور ان کا احکام میں جو اختلاف پایا جاتا ہے وہ تفسیر کی نسبت بہت ہی زیادہ ہے ، اور پھر وہ اختلاف غالب طور پر نوع کا اختلاف ہے نا کہ اختلاف تضاد ، اور اس کی دو قسمیں ہیں :

پہلی قسم :

ان میں سے ہر ایک اس کی مراد دوسرے کی عبارت سے علاوہ کرے جو مسمیٰ میں پائے جانے والے معنی پر دلالت کر رہی ہو اور یہ معنی دوسرے معنی کے علاوہ ہو لیکن مسمیٰ ایک ہی رہے ، ان اسماء کی جگہ جو مترادف اور متباین کے درمیان ہیں ، جیسا کہ تلوار کے نام میں کہا جاتا کہ : الصارم ، المہند ؛ کاٹنے والی تلوار کو کہا جاتا ہے -

اور یہ اللہ تعالیٰ کے اسماء حسنیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ناموں اور قرآن کے ناموں کی طرح ہے ، کیونکہ سب کے سب اسماء حسنیٰ ایک ہی مسمیٰ پر دلالت کرتے ہیں ، تو ان میں کسی ایک اسم کے ساتھ پکارنا دوسرے اسم کے مخالف ہیں ، بلکہ معاملہ اس طرح ہی ہے جس طرح کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے فرمایا ہے :

کہہ دیجئے کہ تم اللہ تعالیٰ کو یا رحمن کو پکارو جس کو بھی پکارو اللہ تعالیٰ کے اچھے اچھے نام ہیں

تو اللہ تعالیٰ کے اسماء میں سے ہر اسم مسمیٰ ذات اور اس اسم میں پائی جانے والی صفت پر دلالت کرتا ہے ، مثلاً العظیم ، اللہ تعالیٰ کی ذات اور علم اور القدير اللہ تعالیٰ کی ذات اور قدرت ، اور الرحيم اللہ تعالیٰ کی ذات اور رحمت پر

دلالت کرتا ہے ۔

دوسری قسم :

یہ کہ ان میں سے ہر ایک عمومی اسم کی کچھ انواع کو بطور مثال اور نوع کو سننے والے کی تنبیہ کے لیے بیان کرے نہ کہ تعریف کے طریقے پر جو کہ عموم و خصوص میں تعریف کی گئی چیز کے مطابق ہو ، مثلا کسی عجمی نے سوال کیا کہ خبز کیا ہے تو اس سے روٹی دکھا کر اسے کہا یہ ہے ، تو یہ اشارہ اس کی نوع کی طرف ہے نہ کہ اس اکیلی روٹی کی طرف ۔

مجموع الفتاوی ( 13 / 333 - 337 ) ۔

واللہ تعالیٰ اعلم .